REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ — فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۶/۱۱ ۔ یکم ہجرت ۱۳۳۶ھش ۔ یکم مئی ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۱۰۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ اپریل ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت تا حال ناساز ہے"

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اجتماعی دُعا

ربوہ ۳۰ اپریل ۔ قرآن مجید کا جو درس مسجد مبارک میں رمضان المبارک کے آغاز سے ہو رہا ہے ۔ اور جس میں مختلف علمائے سلسلہ نے حصہ لیا ہے وہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اختتام پذیر ہو جائے گا ۔ اور اس موقعہ پر حسب معمول انشاء اللہ تعالیٰ اجتماعی دعا ہو گی ۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل آج ۳½ بجے درس شروع فرمائیں گے ۔ مقامی احباب وقت مقررہ سے مسجد مبارک میں پہنچ جائیں۔

مقبوضہ کشمیر کو ہندوستان کی شمالی علاقائی کونسل میں شامل کرنیکے خلاف احتجاج

صدر سلامتی کونسل کے نام حکومت پاکستان کا احتجاجی مراسلہ

کراچی ۳۰ اپریل ۔ پاکستان نے سلامتی کونسل سے ہندوستان کے ایک حالیہ اقدام کے خلاف احتجاج کیا ہے ۔ اس اقدام کے تحت ہندوستان نے مقبوضہ کشمیر کو اپنی شمالی علاقائی کونسل میں شامل کر لیا ہے ۔ جو اس کے شمالی صوبوں پر مشتمل ہے ۔ حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ میں اپنے مستقل نمائندے مسٹر جی ۔ احمد کی معرفت صدر سلامتی کونسل کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے ۔ جس میں اس بھارتی اقدام کے خلاف پر زور احتجاج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستان نے اقوام متحدہ کے فیصلوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کشمیر کو ہندوستان میں ضم کرنے کی طرف ایک اور قدم اٹھایا ہے ۔ اس اقدام سے اس کا مقصد یارنگ مشن کو ناکام بنانا اور اس مسئلے کے پر امن تصفیہ میں مزید مشکلات پیدا کرنا ہے ۔ مراسلہ میں یہ بتاتے ہوئے کہ ہندوستان نے اس مہینے کی ۲۳ تاریخ سے مقبوضہ کشمیر کو شمالی علاقائی کونسل میں شامل کر لیا ہے ۔ لکھا ہے کہ ہندوستان کا یہ اقدام کشمیر کی علیحدہ حیثیت کو ختم کرنے کے مترادف ہے ۔ اس سے سلامتی کونسل کی سابقہ قراردادوں کا مقصد فوت ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ یہ اقوام متحدہ کے اعلان کردہ موقف کے خلاف ہے ۔ جس میں صاف اور واضح طور پر اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے ۔ کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کے ذریعہ وہاں کے عوام ہی کر سکتے ہیں ۔ مراسلے کے آخر میں لکھا ہے کہ پاکستان کی حکومت ہندوستان کی اس یکطرفہ کارروائی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے ۔ اور اسے سلامتی کونسل کے ممبروں کے نوٹس میں فوری طور پر لاتے ہوئے اس پر کارروائی کے حق کو محفوظ رکھتی ہے۔

مغربی طاقتوں کو روس کا شدید انتباہ

"اردن کے معاملات میں امریکہ کی مسلسل مداخلت کے سنگین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں"

ماسکو ۳۰ اپریل ۔ روس نے مغربی طاقتوں کو خبردار کیا ہے ۔ کہ وہ اردن کے معاملات میں مداخلت سے باز آجائیں ۔ اس نے مشرقی بحیرہ روم میں چھٹے امریکی بحری بیڑے کی موجودگی کو جنگ کی تیاریوں سے تعبیر کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کا یہ اقدام شرارت پر مبنی ہے ۔ اس قسم کی مسلسل مداخلت کے نہایت سنگین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں روس اس قسم کے اقدامات سے چشم پوشی نہیں کر سکتا ۔ اس کے نزدیک ان واقعات سے مشرق وسطیٰ کے لئے زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

یارنگ رپورٹ آج شام شائع کی جا رہی ہے

نیویارک ۳۰ اپریل ۔ تنازعہ کشمیر کے متعلق یارنگ رپورٹ آج شام شائع کی جا رہی ہے ۔ ایک اطلاع کے مطابق رپورٹ مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق ۸½ بجے شائع کی جائے گی ۔ رپورٹ دو ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔

لنڈن ۳۰ اپریل ۔ برطانوی بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ پاکستانی بحریہ کے دو تباہ کن جہاز طغرل اور ٹیپو سلطان مرمت کے لئے برطانیہ آئیں گے مرمت کے اخراجات امریکہ برداشت کرے گا۔

قادیان کی طرف سے سلام اور عید مبارک کا پیغام

امیر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے تار موصول ہوئی ہے ۔ جس میں قادیان کے جملہ درویشوں اور دیگر احباب ہندوستان کی طرف سے اپنے پاکستانی بھائیوں کی خدمت میں سلام کا ہدیہ پیش کرتے اور عید مبارک کا پیغام بھیجتے اور دعا کے لئے عرض کرتے ہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

ربوہ ۔ ۳۰ اپریل مطابق ۲۹ رمضان المبارک

نماز تراویح میں ختم القرآن

غلبۂ اسلام کیلئے پرسوز اجتماعی دعا

ربوہ ۳۰ اپریل ۔ مکرم حافظ شفیق احمد صاحب معلم المحفاظ الجامعۃ الاحمدیہ نے جو مسجد مبارک میں نماز تراویح پڑھا رہے تھے کل رات قرآن مجید ختم کر لیا ۔ کل نماز تراویح اور اس کے بعد اجتماعی دعا میں دور نزدیک محلوں کے مقامی احباب بھی بکثرت شریک ہوئے ۔ احباب نے اس قدر کثیر تعداد میں شرکت کی کہ تراویح کے دوران لاؤڈ سپیکر کا اہتمام کرنا پڑا ۔ تاکہ تمام احباب قرآن مجید سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

آخری رکعت میں رکوع کے بعد سجدے میں جانے سے قبل جب مکرم حافظ صاحب نے قرآنی دعائیں نہایت پرسوز لہجے میں پڑھیں تو تمام مقتدیوں پر رقت کی وجہ سے

(باقی دیکھیں صٹ پر)

اعلان

ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب سابق ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لاہور حال ساکن محلہ دار الصدر غربی ربوہ کے خلاف یہ ثابت ہو چکا ہے ۔ کہ وہ کارکنان سلسلہ کا ذکر نہایت تحقیر سے کرتے ہیں ۔ اور اکثر ان کے خلاف فحش کلامی بھی کرتے ہیں ان کے اس گرے ہوئے اخلاق کی وجہ سے انکو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
- مورخہ ۷ شوال ۱۳۷۶ھ -

یہ حالت؟

آج بھی آپ ملک کے کسی اخبار خاصکر دینی کہلانے والے کسی اخبار کو اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو اس میں دسوں خبریں ایسی ملیں گی۔ جن سے عام مسلمانوں کی دین سے نہ صرف بے پرواہی بلکہ اس کے فسق و فجور میں انہماک کی اطلاعیں دی گئی ہونگی۔ کہیں رقص و سرود کی محافل کی فراوانی کہیں غنڈہ گردی کی بہتات کہیں بلیک اور کہیں اور اسی قسم کی اخلاقی بیماریوں کی کثرت کا ذکر ہوگا۔ یہی نہیں بلکہ ہمارے تمام دینی اخبارات آج معاشرہ کی تباہی اور عام اخلاقی تنزل کی تفصیلات اور ان پر تبصرات اور تنقیدات سے پُر ہوتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ حالت بلا وجہ نہیں ہے۔ اور ہمارے یہ اخبارات یونہی ایسی خبریں شائع نہیں کرتے۔ اور نہ محض دل لگی کے لئے ان باتوں پر قوم کو جھنجوڑتے ہیں۔ مگر حیرت ہے کہ اس کے باوجود اخبارات ایسی تحریکوں کی مخالفت کرنے سے نہیں چوکتے۔ جو دینداری اور اخلاقی کردار کا نمونہ پیش کرتی ہیں حالانکہ ان تحریکوں سے انہیں صرف نظریاتی اختلافات ہیں۔ اور جہاں تک عمل کا تعلق ہے وہ یقیناً ہر طور سے عام سطح سے بہت بلند ہیں۔ اور سعید عنصر کی راہ نمائی کرتی ہیں۔ ذیل میں ہم ایک مثال "کوہستان" راولپنڈی سے پیش کرتے ہیں۔

"شاید آپ یقین نہ کریں لیکن یہ حقیقت ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تیسرے بڑے شہر کی نوے فیصد بالغ آبادی روزہ نہیں رکھتی اور احترام رمضان کے پیش نظر روزہ رکھنے کی بجائے روزہ نہ رکھنے کے اہتمام میں مصروف رہتی ہے۔ ایسے لوگوں میں اعلےٰ طبقوں کے چند گنتی کے خدا ترس اور غریب لوگوں کو چھوڑ کر ہر طبقے کے آدمی شامل ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا رمضان شریف نے آنے کا محض تکلف ہی کیا ہے اور اسلام نے (العیاذ باللہ) محض احتیاط کے طور پر روزے رکھنے کا حکم دے دیا تھا۔ شہر کے بڑے بڑے لوگ جن میں سرمایہ دار صنعت کار، مالدار، آسودہ حال اعلےٰ فوجی اور سرکاری افسر شامل ہیں روزہ رکھنا اپنی نازک مزاجی کے لئے بار عظیم سمجھتے ہیں۔ اور اپنی بڑی شان کو برقرار رکھنے کے لئے بڑے اہتمام کے ساتھ دنیا کے سب سے بڑے حاکم کی گستاخیاں کرتے رہتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی دیکھا دیکھی متوسط درجہ کے لوگ بھی روزہ نہ رکھنے کی عادت کو بڑائی کی علامت سمجھ کر انہی کے نقش قدم پر چلنے لگتے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ یہ وبا معمولی درجے کے لوگوں تک بھی پہنچ چکی ہے۔ آپ ان کو کسی چور دروازے سے شہر یا صدر کے کسی ہوٹل یا کنٹین میں چلے جائیے سینکڑوں آدمی آپ کو پردوں کی آڑ میں احترام رمضان کے پردے چاک کرتے نظر آئیں گے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ رمضان شریف کے احترام کو ملحوظ رکھنے کے لئے ایک ڈسٹرکٹ احترام رمضان کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی ہوئی ہے۔ لیکن اس نے احترام کے سلسلہ میں کاغذی طور پر جتنی اپیلیں کی ہیں۔ وہ سب بے اثر ثابت ہوئیں۔ اور کاغذی کارروائیوں سے بڑھ کر یہ کمیٹی احترام رمضان کے لئے عملی طور پر کوئی قدم نہیں اٹھا سکی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پچھلے سال کے مقابلے میں اس سال اب تک موسم بڑا شاندار رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود روزہ نہ رکھنے والوں کی تعداد اس سال پہلے کے مقابلہ میں زیادہ رہی ہے۔

ایسا نظر آتا ہے کہ اگر علمائے کرام اور اسلام پسند حکام نے احکام خداوندی سے اس طرح کھلم کھلا سرتابی اور سرکشی کی طرف فوری توجہ نہ دی اور اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس لائحہ عمل مرتب نہ کیا۔ تو اگلے سال پانچ فی صد آبادی بھی روزہ رکھتی نظر نہ آوے گی۔" (کوہستان راولپنڈی ۷ اپریل ۱۹۵۷ء)

یہ ان لوگوں کا حال ہے جن کی نمائندگی کرتے "کوہستان" جماعت احمدیہ اور اس کے قابل احترام امام پر تمسخر اور استہزا کرنے ہی کو سب سے بڑی خدمت اسلام سمجھتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کو اپنے گریبان میں جھانکنے کی بھی کچھ توفیق ملی ہے۔ کیا اس کے بعد بھی وہ اس جماعت پر پھبتیاں کسنے کی جسارت کرے گا۔ جس کے افراد کم از کم ۹۹ فیصدی روزہ دار پانچ وقت کے نمازی اور اسلامی شعار کے سختی سے پابند ہیں۔

یہ فرق ایک بانظام جماعت اور اس سواد میں ہے جس کا ہر فرد آپ ہی اپنا امام۔ فقیہہ اور مفتی بننے کا داعی ہے۔ ایسے لوگوں کو اشتعال دلا کر متدین لوگوں کی مخالفت پر ابھارنے کی کوشش سے بڑھ کر اسلام دشمنی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ آپ ان لوگوں کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جو ایسی بے دینی کی فضا میں شعائر اسلامی اور عبادات کی رسم کو اپنے عمل سے زندہ رکھ رہے ہیں۔ اور دوسروں کے لئے بھی نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی دس فیصد بھی تارک الصلوٰۃ اور تارک الصوم بن جائیں اور آپ ان کے صحیح معنوں میں نمائندہ بن جائیں۔

سوچنا چاہیئے کہ ایک ایسے انسان جو ایسی فعال جماعت کی قیادت کر رہا ہے۔ اس کی اہانت کرنا اور اہانت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا کونسا بڑا اسلامی کارنامہ ہے۔ جو آپ سرانجام دے رہے ہیں؟

جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے۔ جس نے اس سرزمین میں سینکڑوں غیر آباد مساجد کو آباد کر دیا۔ اور ایسے دیہات میں جہاں کبھی اللہ اکبر کی صدا بلند نہیں ہوئی تھی۔ تمام فضا کو نعرۂ تکبیر سے مملو کر دیا۔ جماعت احمدیہ کا پیشوا وہ انسان ہے جس نے بقول ملک نصر اللہ خاں عزیز مدیر تسنیم اس وقت وقت کے سوالوں کا جواب دیا۔ اور ہزاروں انسانوں کو عیسائیت اور الحاد کے پھندے سے بچا لیا۔ جب ہمارے تمام دینی اہل علم حضرات لاجواب ہو چکے تھے۔ وہ جماعت جو بقول علامہ اقبال مرحوم آج اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ پیش کر رہی ہے۔ جو بقول شبلی صاحب بغداد میں اسلامی شعائر کی پابندی کی وجہ سے عرب اور غیر عرب مسلمانوں کو متاثر کر رہی ہے۔ وہ جماعت جس کے دم سے شعائر اسلامی پھر قائم ہو رہے ہیں۔ ایسی جماعت کے قائد کے خلاف جس کی راہنمائی میں آج یہ جماعت غیر مسلم ممالک میں اسلام کا جھنڈا بلند کر رہی ہے۔ کیا ہماری صحافت کے ایک حصہ کے لئے یہ شرم کی بات نہیں ہے۔ کہ چند خود پسند بگڑے ہوئے ناہموار باغی طبع لوگوں کی بہتان طرازی کو فخر و مباہات سے شائع کیا جائے۔ اگر آپ میں ذرا بھی اسلام کی غیرت ہوتی۔ تو ایسے شخص کے ہاتھ تو کیا پاؤں چومنے کے لئے آپ دوڑتے ہوئے آتے۔ لیکن مسخ ذہنیت کی اس سے نمایاں تر مثال کیا ہو سکتی ہے۔ کہ آپ کی نظر میں وہ لوگ پکے مسلمان ہیں جن میں سے آپ کی تحقیقات کے مطابق ۹۰ فیصدی تارک الصوم ہیں۔

جماعت احمدیہ چنیوٹ کے متعلق ضروری اعلان

جماعت احمدیہ چنیوٹ میں نظام امارت قائم چلا آ رہا تھا۔ مگر کچھ عرصہ سے اس جماعت میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ جو اس جماعت کے موجودہ رسالہ انتخاب کے لئے امیر کے متعلق فیصلہ کرنے میں التوا کا موجب ہیں۔ اس لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تا اطلاع ثانی اس جماعت میں امیر کا عہدہ نہیں ہوگا۔

جماعتی کام کو چلانے کے لئے سردست حسب ذیل عہدہ داران مقرر کئے جاتے ہیں:۔

(۱) سکرٹری مال - شیخ محمد حسین صاحب (انہیں اجازت ہے کہ یہ اپنے ساتھ ایک نائب مقرر کر لیں)
(۲) سکرٹری امور عامہ - ماسٹر عبد الکریم صاحب
(۳) امام الصلوٰۃ - حافظ عزیز احمد صاحب

میں امید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ چنیوٹ جلد تر اپنے حالات کو درست کر کے اپنے تئیں نظام امارت کو اپنے اندر جاری کرنے کی مستحق ثابت کرے گی۔ ورنہ موجودہ صورت حال میں بہتری پیدا نہ ہونے کی صورت میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں سفارش کی جائے گی کہ اس جماعت سے نظام امارت مستقل طور پر توڑ دیا جائے۔

ناظر اعلیٰ امور عامہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے سولھویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اختتامی تقریر

خدام الاحمدیہ کو بعض ضروری نصائح

درود و تسبیح اور دعاؤں پر زور دو تا کہ خدا تعالیٰ تمہیں رؤیا و کشوف سے حصہ عطا فرمائے

(فرمودہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ)

اس تقریر کی پہلی قسط الفضل مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۵۷ء میں شائع کی جا چکی ہے۔ اب اس تقریر کی دوسری قسط صیغہ زود نویسی کی طرف سے ذیل میں پیش کی جا رہی ہے۔

(خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

فرمایا:۔

ہماری جماعت کو

یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے

کہ منافقت کی جڑ کو کاٹنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اگر اس کی جڑ کو نہ کاٹا جائے۔ تو وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جماعت سے جو وعدہ فرمایا ہے۔ اس کے پورا ہونے میں شیطان کئی قسم کی روکاٹیں حائل کر سکتا ہے۔ دیکھو خدا تعالیٰ کا یہ کتنا شاندار وعدہ تھا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پورا ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت صرف اڑھائی سال کی تھی۔ لیکن اس عرصہ میں خدا تعالیٰ نے جو تائید و نصرت کے نظارے دکھائے وہ کتنے ایمان افزا تھے۔ حضرت ابوبکرؓ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنےٰ غلام تھے لیکن انہوں نے اپنے زمانۂ خلافت میں رومی فوجوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھدیا۔ آخر اڑھائی سال کے عرصہ میں لاکھوں مسلمان تو نہیں ہو گئے تھے۔ اس وقت قریباً قریباً وہی مسلمان تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کرتے رہے تھے لیکن خلافت کی برکات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں میں وہ شان اور امنگ اور جرأت پیدا کی کہ انہوں نے اپنے مقابل پر بعض اوقات دو دو ہزار گنا زیادہ تعداد کے لشکر کو بری طرح شکست کھانے پر مجبور کر دیا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو آپ نے ایک طرف رومی سلطنت کو شکست دی تو دوسری طرف ایران کی طاقت کو ہمیشہ کے لئے ختم کر کے رکھدیا۔ پھر

حضرت عثمانؓ کی خلافت کا دور

آیا۔ اس دور میں اسلامی فوج نے آذربائیجان تک کا علاقہ فتح کر لیا۔ اور پھر بعض مسلمان افغانستان اور ہندوستان آئے۔ اور بعض افریقہ چلے گئے اور ان ممالک میں انہوں نے اسلام کی اشاعت کی۔ یہ سب خلافت کی ہی برکات تھیں یہ برکات کیسے ختم ہوئیں۔ یہ اسی لئے ختم ہوئیں۔ کہ حضرت عثمانؓ کے آخری زمانہ خلافت میں مسلمانوں کا ایمان بالخلافت کمزور ہو گیا۔ اور انہوں نے خلافت کو قائم رکھنے کے لئے صحیح کوشش اور جدوجہد کو ترک کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے بھی وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم کا وعدہ واپس لے لیا لیکن عیسائیوں میں دیکھو تو ۱۹۰۰ سال سے برابر خلافت چلی آ رہی ہے۔ اور آئندہ بھی اس کے ختم ہونے کے کوئی آثار نہیں پائے جاتے

آخر یہ تفاوت کیوں ہے

اور کیوں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خلافت ۳۰ سال کے عرصہ میں ختم ہو گئی اس کی وجہ یہی تھی کہ مسلمانوں نے خلافت کی قدر نہ کی اور اس کی خاطر قربانی کرنے سے انہوں نے دریغ کیا جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ پر حملہ کیا۔ تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ اے لوگو میں وہی کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کیا کرتے تھے میں نے کوئی نئی بات نہیں کی۔ لیکن تم فتنہ پرداز لوگوں کو اپنے گھروں میں آنے دیتے ہو۔ اور ان سے باتیں کرتے ہو۔ اس سے یہ لوگ دلیر ہو گئے ہیں۔ لیکن تمہاری اس غفلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خلافت کی برکات ختم ہو جائیں گی۔ اور مسلمانوں کا شیرازہ بکھر کر رہ جائے گا۔ اب دیکھ لو وہی ہوا جو حضرت عثمانؓ نے فرمایا تھا۔ حضرت عثمانؓ کا شہید ہونا تھا کہ مسلمان بکھر گئے۔ اور آج تک وہ جمع نہیں ہوئے۔

ایک زمانہ وہ تھا

کہ جب روم کے بادشاہ نے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ میں اختلاف دیکھا۔ تو اس نے چاہا۔ کہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے ایک لشکر بھیجے اس وقت رومی سلطنت کی ایسی ہی طاقت تھی جیسی اس وقت امریکہ کی ہے۔ اس کی لشکر کشی کا ارادہ دیکھکر ایک پادری نے جو بڑا ہوشیار تھا۔ کہا بادشاہ سلامت آپ میری بات سن لیں اور لشکر کشی کرنے سے اجتناب کریں۔ یہ لوگ اگرچہ آپس میں اختلاف رکھتے ہیں۔ لیکن آپ کے مقابلہ میں متحد ہو جائیں گے اور باہمی اختلافات کو بھول جائیں گے۔ پھر اس نے کہا آپ دو کتے منگوائیں اور انہیں ایک عرصہ تک بھوکا رکھیں پھر ان کے آگے گوشت ڈال دیں۔ وہ آپس میں لڑنے لگ جائیں گے۔ اگر آپ انہی کتوں پر شیر چھوڑ دیں تو وہ دونوں اپنے اختلافات کو بھول کر شیر پر جھپٹ پڑیں گے۔ اس مثال سے اس نے یہ بتایا کہ تو چاہتا ہے کہ اس وقت

حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے اختلاف

سے فائدہ اٹھائے لیکن میں یہ بتا دیتا ہوں کہ جب بھی کسی بیرونی دشمن سے لڑنے کا سوال پیدا ہوگا۔ یہ دونوں اپنے باہمی اختلافات کو بھول جائیں گے۔ اور دشمن کے مقابلہ میں متحد ہو جائیں گے۔ اور ہوا بھی یہی۔ جب حضرت معاویہؓ کو روم کے بادشاہ کے ارادہ کا علم ہوا تو آپ نے اسے پیغام بھیجا کہ تو چاہتا ہے کہ ہمارے اختلاف سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں پر حملہ کرے۔ لیکن میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ میری حضرت علیؓ کے ساتھ بے شک لڑائی ہے لیکن اگر تمہارا لشکر حملہ آور ہوا تو حضرت علیؓ کی طرف سے اس لشکر کا مقابلہ کرنے کے لئے جو سب سے پہلا جرنیل نکلے گا۔ وہ میں ہونگا۔ اب دیکھو حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ سے اختلاف رکھتے تھے لیکن اس اختلاف کے باوجود انہوں نے

رومی بادشاہ کو ایسا جواب دیا

جو اس کی امیدوں پر پانی پھیرنے والا تھا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی اولاد کا یہ حال ہے کہ انہیں اتنی بھی توفیق نہ ملی۔ کہ پیغامیوں سے کہتے کہ تم تو ساری عمر ہمارے باپ کو گالیاں دیتے رہے ہو۔ پھر ہمارا تم سے کیا تعلق ہے۔ انہیں وہ گالیاں بھول گئیں جو ان کے باپ کو دی گئی تھیں اور چپ کر کے بیٹھے رہے انہوں نے ان کی تردید نہ کی۔ اور تردید بھی انہوں نے اسلئے نہ کی۔ کہ اگر ہم نے ایسا کیا تو شاید پیغامی ہماری تائید نہ کریں۔ حالانکہ اگر ان کے اندر ایمان ہوتا تو یہ لوگ کہتے۔ ہمارا ان لوگوں سے کیا تعلق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی وہ تقاریر موجود ہیں۔ جن میں آپ نے بیان فرمایا ہے کہ یہ لوگ مجھے خلافت سے دستبردار کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ کون ہیں مجھے دستبردار کرنیوالے

مجھے خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے

اس لئے وہی خلافت کی حفاظت کرے گا۔ اگر یہ لوگ میری بات نہیں سنتے تو اپنا پیغام

بات تو سن لیتے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے خدا تعالےٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اب کسی شخص یا جماعت کی طاقت نہیں کہ وہ مجھے معزول کر سکے۔ اسی طرح میں بھی کہتا ہوں کہ مجھے خدا تعالےٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ پھر یہ لوگ مجھے معزول کیسے کر سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایک جماعت کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا تھا اور اس کو جمع کر دیا تھا جب تمام بڑے بڑے احمدی میرے مخالف ہو گئے تھے۔ اور کہتے تھے کہ اب خلافت ایک بچے کے ہاتھ میں آ گئی ہے۔ اس لئے جماعت آج نہیں تو کل تباہ ہو جائے گی۔ لیکن اسی بچہ نے ۴۲ سال تک پیغامیوں کا مقابلہ کر کے جماعت کو جس مقام تک پہنچایا۔ وہ تمہارے سامنے ہے۔ شروع میں ان لوگوں نے کہا تھا کہ ۹۸ فیصدی احمدی ہمارے ساتھ ہیں۔ لیکن اب وہ دکھائیں کہ

جماعت کا ۹۸ فیصدی

جو ان کے ساتھ تھا کہاں ہے۔ کیا وہ ۹۸ فیصدی احمدی ملتان میں ہیں لاہور میں ہیں۔ پشاور میں ہیں۔ کراچی میں ہیں آخر وہ کہاں ہیں کہیں بھی دیکھ لیا جائے۔ ان کے ساتھ جماعت کے دو فیصدی بھی نہیں نکلیں گے۔

مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ امریکہ

کی الفضل میں چٹھی چھپی ہے کہ عبد المنان نے ان سے ذکر کیا کہ پشاور سے بہت سے پیغامی انہیں ملنے کے لئے آتے ہیں۔ اور وہ ان کا بہت ادب اور احترام کرتے ہیں۔ لیکن کچھ دن ہوئے امیر جماعت احمدیہ پشاور یہاں آئے میں نے انہیں کہا کہ میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی کا جواب چھپا ہے آپ وہ کیوں نہیں خریدتے۔ تو انہوں نے کہا پشاور میں دو سے زیادہ پیغامی نہیں ہیں۔ لیکن ان کے مقابل پر وہاں ہماری دو مساجد بن چکی ہیں۔ اور

خدا تعالےٰ کے فضل سے

جماعت وہاں کثرت سے پھیل رہی ہے پیغامیوں کا وہاں یہ حال ہے کہ شروع شروع میں وہاں احمدیت کے لیڈر پیغامی ہی تھے۔ لیکن اب بقول امیر صاحب جماعت احمدیہ پشاور وہاں دو پیغامی

ہیں۔

پس میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی اولاد

کس لالچ میں آ گئی ہے۔ کیا صرف ایک مضمون کا پیغام صلح میں چھپ جانا ان کے لئے لالچ کا موجب ہو گیا۔ اگر یہی ہوا ہے۔ تو یہ کتنی ذلیل بات ہے اگر پاکستان کی حکومت یہ کہہ دیتی کہ ہم حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد کو مشرقی پاکستان کا صوبہ دے دیتے ہیں۔ یا وہ کہتے کہ انہیں مغربی پاکستان دے دیتے ہیں۔ تب تو ہم سمجھ لیتے کہ انہوں نے اس لالچ کی وجہ سے جماعت میں تفرقہ اور فساد پیدا کرنا منظور کر لیا ہے۔ لیکن یہاں تو یہ لالچ بھی نہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ

ایک مولوی کا قصہ

سنایا کرتے تھے کہ اس نے ایک شادی شدہ لڑکی کا نکاح کسی دوسرے مرد سے پڑھ دیا۔ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ فلاں مولوی جو آپ سے ملنے آیا کرتا ہے۔ اس نے فلاں شادی شدہ لڑکی کا نکاح فلاں مرد سے پڑھ دیا ہے۔ مجھے اس سے بڑی حیرت ہوئی۔ اور میں نے کہا کہ اگر وہ مولوی صاحب مجھے ملنے آئے تو میں ان سے مزید دریافت کروں گا کہ کیا بات ہے۔ چنانچہ جب وہ مولوی صاحب مجھے ملنے کے لئے آئے۔ تو میں نے ان سے ذکر کیا کہ آپ کے متعلق میں نے فلاں بات سنی ہے۔ میرا دل تو نہیں مانتا۔ لیکن چونکہ یہ بات ایک معتبر شخص نے بیان کی ہے۔ اس لئے میں اس کا ذکر آپ سے کر رہا ہوں۔ کیا یہ بات درست ہے کہ آپ نے ایک شادی شدہ عورت کا ایک اور مرد سے نکاح کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگا مولوی صاحب تحقیقات سے پہلے بات کرنی درست نہیں ہوتی۔ آپ پہلے مجھ سے پوچھ تو لیں کہ کیا بات ہوئی۔ میں نے کہا اسی لئے تو میں نے اس بات کا آپ سے ذکر کیا ہے۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ بے شک یہ درست ہے۔ کہ میں نے ایک شادی شدہ عورت کا دوسری جگہ نکاح پڑھ دیا ہے۔ لیکن مولوی صاحب! جب انہوں نے میرے ہاتھ پر چڑیا جتنا روپیہ رکھ دیا تو پھر میں کیا کرتا۔ پس اگر حضرت

خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی اولاد کو حکومت پاکستان یہ لالچ دے دیتی۔ کہ مشرقی پاکستان یا مغربی پاکستان تمہیں دے دیا جائے گا۔ تو ہم سمجھ لیتے۔ کہ یہ مثال ان پر صادق آ جاتی ہے۔ جس طرح اس مولوی نے روپیہ دیکھ کر خلاف شریعت نکاح پر نکاح پڑھ دیا تھا۔ انہوں نے بھی لالچ کی وجہ سے جماعت میں فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے مگر یہاں تو چڑیا چھوڑا نہیں کسی نے مردہ مچھر بھی نہیں دیا۔ حالانکہ یہ اولاد اس عظیم الشان باپ کی ہے۔ جو اس قدر حوصلہ کا مالک تھا کہ ایک دفعہ جب آپ قادیان آئے تو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے فرمایا مجھے آپ کے متعلق الہام ہوا ہے کہ اگر آپ اپنے وطن گئے تو اپنی عزت کھو بیٹھیں گے۔ اس پر آپ نے وطن واپس جانے کا نام تک نہ لیا۔ اس وقت آپ اپنے وطن بھیرہ میں ایک شاندار مکان بنا رہے تھے۔ جب میں بھیرہ گیا۔ تو میں نے بھی یہ مکان دیکھا تھا۔ اس میں آپ ایک شاندار ہال بنوا رہے تھے۔ تاکہ اس میں بیٹھ کر درس دیں۔ اور مطب بھی کیا کریں۔ موجودہ زمانہ کے لحاظ سے تو وہ مکان زیادہ حیثیت کا نہ تھا۔ لیکن جس زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے

یہ قربانی کی

تھی۔ اس وقت جماعت کے پاس زیادہ مال نہیں تھا۔ اس وقت اس جیسا مکان بنانا بھی ہر شخص کا کام نہیں تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے بعد آپ نے واپس جا کر اس مکان کو دیکھا تک نہیں۔ بعض دوستوں نے کہا بھی کہ آپ ایک دفعہ جا کر مکان تو دیکھ آئیں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے خدا تعالےٰ کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ اب اسے دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایسے عظیم الشان باپ کی اولاد ایک مردہ مچھر کے بھی حقیر چیز پر آ گری۔

پھر دیکھو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ تو اس شان کے انسان تھے۔ کہ وہ اپنا عظیم الشان

مکان چھوڑ کر قادیان آ گئے

میں ہمارے دادا کی بڑی جائداد تھی جو ساری کی ساری مرزا صاحب کی اولاد نے سنبھال لی ہے۔ حالانکہ جماعت کے لاکھوں آدمی قادیان میں جاتے رہے ہیں اور ہزاروں وہاں رہے ہیں۔ اب بھی کئی لوگ قادیان گئے ہیں انہیں پتہ ہے کہ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا صرف ایک کچا مکان تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی بڑی جائداد تھی۔ مگر وہ جائداد مادی نہیں بلکہ روحانی تھی جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور ہر احمدی کے دل میں

آپ کا ادب و احترام

پایا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اگر آپ کی اولاد خلافت کے مقابلہ میں کھڑی ہو گی تو ہر مخلص احمدی انہیں نفرت سے پرے پھینک دے گا۔ اور ان کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کرے گا۔

آخر میں خدام کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خلافت کی برکات کو یاد رکھیں۔ اور کسی چیز کو یاد رکھنے کے لئے پرانی قوموں کا یہ دستور ہے کہ وہ سال میں اس کے لئے خاص طور پر ایک دن مناتی ہیں۔ مثلاً شیعوں کو دیکھو وہ سال میں ایک دفعہ تعزیہ نکالتے ہیں تا قوم کو شہادت حسین رضؓ کا واقعہ یاد رہے۔ اسی طرح میں بھی

خدام کو نصیحت کرتا ہوں

کہ وہ سال میں ایک دن خلافت ڈے کے طور پر منایا کریں۔ اس میں وہ خلافت کے قیام پر خدا تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا کریں اور اپنی پرانی تاریخ کو دہرایا کریں۔ پرانے اخبارات کا ملنا مشکل ہے۔ لیکن الفضل نے پچھلے دنوں ساری تاریخ کو از سر نو بیان کر دیا ہے۔ اس میں وہ گالیاں بھی آ گئی ہیں جو پیغامی لوگ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو دیا کرتے تھے اور خلافت کی تائید میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے جو دعوے کئے ہیں وہ بھی نقل کر دیئے گئے ہیں۔ تم اس موقعہ پر اخبارات سے یہ حوالے پڑھ کر سناؤ۔ اگر سال میں ایک دفعہ خلافت ڈے منا لیا جایا کرے تو ہر سال چھوٹی عمر کے بچوں کو پرانے واقعات یاد ہو جایا کریں گے۔ پھر تم

تو جماعت میں خلافت کا ادب اور اس کی اہمیت قائم رہے

حضرت مسیح علیہ السلام کی خلافت

۱۹۰۰ سال سے برابر قائم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو درجہ میں ان سے بڑے ہیں خدا کرے ان کی خلافت دس ہزار سال تک قائم رہے۔ مگر یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ تم سال میں ایک دن اس غرض کے لئے خاص طور پر منانے کی کوشش کرو۔ میں مرکز کو بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی ہر سال سیرت النبیؐ کے جلسوں کی طرح خلافت ڈے منایا کرے۔ اور ہر سال یہ بتایا کرے کہ جلسہ میں ان مضامین پر تقاریر کی جائیں۔ الفضل سے مضامین پڑھ کر نوجوانوں کو بتایا جائے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے خلافتِ احمدیہ کی تائید میں کیا کچھ فرمایا ہے۔ اور پیغامیوں نے اس کے رد میں کیا کچھ لکھا ہے۔ اسی طرح وہ رویا و کشوف بیان کئے جایا کریں جو وقت سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے دکھائے اور جن کو پورا کر کے خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا کہ اس کی برکات اب بھی خلافت سے وابستہ ہیں۔

پھر جیسا کہ میں نے مری میں ایک خطبہ جمعہ میں بیان کیا تھا۔ تم

درود کثرت سے پڑھا کرو

تسبیح کثرت سے کیا کرو۔ دعائیں کثرت سے کیا کرو۔ تا خدا تمہیں رویا اور کشوف دکھائے پرانے احمدی جنہیں رویا و کشوف ہوتے تھے اب کم ہو رہے ہیں۔ میں نے دیکھا تھا کہ خطبہ کے تھوڑے ہی دن بعد مجھے خطوط آنے شروع ہوئے کہ آپ کی ہدایت کے مطابق ہم نے درود پڑھنا شروع کیا۔ تسبیح پڑھنی شروع کی اور دعاؤں پر زور دیا۔ تو ہمیں خدا تعالیٰ نے رویا و کشوف سے نوازا۔ ان دنوں ڈاک میں اکثر چٹھیاں اس مضمون کی آیا کرتی تھیں۔ اور انہیں پڑھ کر لطف آیا کرتا تھا اب ان چٹھیوں کا سلسلہ کم ہو گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ درود پڑھنے تسبیح کرنے اور

دعائیں کرنے کی عادت

پھر کم ہو گئی ہے۔ یاد رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ سے بات کرنا معمولی امر نہیں۔ خدا تعالیٰ کے مکالمات کرنا بڑے ایمان کی بات ہے اگر تمہیں صدر پاکستان سکندر مرزا آ جائیں اور تمہیں پتہ لگ جائے کہ تم میں سے ہر ایک کو ان سے ملاقات کا موقع مل جائے گا۔ تو تمہیں کتنی خوشی ہو اور تم کتنے شوق سے ان کی ملاقات کے لئے جاؤ۔ پھر

اللہ تعالیٰ جو کائنات عالم کا مالک ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھیجنے والا ہے۔ اس کے متعلق اگر تمہیں معلوم ہو کہ وہ ہر ایک سے مل سکتا ہے۔ تو کتنی بدقسمتی ہو گی کہ اس سے ملنے کی کوشش نہ کی جائے۔ پس تم خدا تعالیٰ سے

عاجزانہ دعائیں کرو

اور کہو اے خدا ہم تیرے کمزور بندے ہیں تو ہمیں طاقت دے تو ہمیں سچ دکھا۔ اور تو ہم سے کلام کر۔ تاکہ ہمارے دلوں کو اطمینان میسر ہو۔ پھر جیسا کہ میں نے بارہا بتایا ہے میری بیماری دعاؤں سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے تم یہ بھی دعائیں کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ

مجھے کام والی زندگی عطا فرمائے

اور مجھے دنیا میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کرنے کی توفیق دے۔ دیکھو میرا کام تمہاری طرف ہی منسوب ہوتا ہے۔ اگر دنیا میں اسلام کی اشاعت ہو۔ تو تم ہی فخر کرو گے کہ ہم امریکہ میں اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں سوئٹزرلینڈ میں اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں۔ جرمنی میں اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں انگلستان میں اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں۔ گویا جو میرا کام ہو گا۔ وہ تمہارا کام ہو گا۔ اور تم ہر مجلس میں یہ کہہ سکو گے۔ کہ ہم نے فلاں کام کیا ہے۔ پس تم دعائیں کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں کام کو اچھی طرح سنبھال سکوں اور میرے وہ اس میں برکت دے اور اسلام کے دشمنوں کے دلوں کو کھولے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم درحقیقت اس وقت

دنیا میں سب سے زیادہ مظلوم انسان ہیں

پس دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ آپ کی شان کو بلند کرے اور اندھوں کی آنکھیں کھولے تا کہ وہ آپ کی شان اور عظمت کو پہچانیں اور پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ دنیا میں ایک ہی خدا اور ایک ہی رسول رہ جائے۔ اور وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔

ح کرو وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسباب میں ہمارے ہر شکل دور فرمائے اور ہمیں یہ سکول کھولنے اور اسے ایسے رنگ میں کامیابی سے چلانے کی توفیق دے کہ وہ مسلمان عوام کی بہبودی و بہتری کا موجب ہو اور فری ٹاؤن میں اسلام کی نمایاں ترقی کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین

فری ٹاؤن (سیرالیون) میں احمدیہ مسلم سکول کی تعمیر

احمدی مبلغین کی مساعی کی بدولت مسلمان عوام میں بیداری کے آثار

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

فری ٹاؤن مغربی افریقہ کی اہم ترین بندرگاہوں میں سے ہے اور جب سے سیرالیون میں ہیروں وغیرہ کی کانیں وسیع پیمانے پر معلوم ہوئی ہیں اس شہر کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے اور یورپین لوگ جوق در جوق یہاں چلے آ رہے ہیں۔ افریقی باشندوں میں بھی ان حالات کی وجہ سے غیر معمولی بیداری پیدا ہو چکی ہے اور ملک ہر لحاظ سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

اس شہر میں گو اقتدار اب تک عیسائی تعلیم یافتہ طبقہ کا ہی ہے کیونکہ مسلمان سالہا سال سے تعلیمی لحاظ سے عیسائیوں سے پیچھے چلے آ رہے ہیں اور دنیوی تعلیم کے لئے انہیں عیسائی مشنری اداروں کا ہی مرہون منت ہونا پڑتا رہا ہے مگر اب تقریباً ربع صدی سے جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ ترجمۃ القرآن اور دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت اور احمدی مبلغین کی انتھک کوششوں سے مسلمان عوام میں ایک خاص بیداری نظر آتی ہے۔ تعلیمی لحاظ سے بھی اب وہ ترقی کر رہے ہیں۔ احمدیہ لٹریچر مسلمانوں کے گھر گھر پہنچ جانے کی وجہ سے اب عیسائی مشنوں کو بھی احساس ہو چکا ہے۔ کہ مسلمان طالبعلموں کو پہلے کی طرح بلا روک ٹوک عیسائی بنا لینا اب کوئی آسان کام نہیں ہے۔ چنانچہ اب ان کے تعلیمی ادارے دبی زبان سے کبھی کبھی یہ اعتراف بھی کرتے رہتے ہیں کہ وہ کسی طالب علم کو اس کے والدین یا گارڈین یا اس کی اپنی مرضی کے بغیر بپتسمہ نہیں دیتے۔ اور ان کے رویہ میں یہ تبدیلی بھی اسلئے آئی ہے کہ احمدیوں نے کئی مرتبہ معصوم مسلمان طالبعلموں کو والدین کی منشاء کے خلاف عیسائی بنا لینے پر احتجاج کیا ہے۔ اور حکومت تک بات پہنچائی ہے۔ اس رویہ کو دیکھ کر اب عموماً غیر احمدی مسلمان بھی عیسائی تعلیمی اداروں میں اپنے بچے بھیجتے وقت حکومت کے مذہبی آزادی کے قانون سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں صاف کہہ دیتے ہیں کہ ان کے بچوں کو عیسائی اثر و تعلیم سے مستثنیٰ رکھا جائے اس وجہ سے اب مسلمان طالب علم عیسائی اثر سے کسی حد تک محفوظ رہتے ہیں۔

اس وقت فری ٹاؤن کی قریباً سوا لاکھ کی [illegible]

ہائی سکولز ہیں۔ ایک یونیورسٹی کالج بھی ہے۔ وہاں مسلمانوں کے صرف دو پرائمری سکول براہ راست گورنمنٹ کے عیسائی افسروں کی زیر نگرانی چل رہے ہیں۔ مگر ان کے دونوں ہیڈ ماسٹرز اور صرف مستثنیٰ اکثر اساتذہ بھی عیسائی ہیں ——— مسلمان پارٹی بازی اور ذاتی اختلافات کی وجہ سے اب تک باوجود نسبتاً کثیر ہونے کے اپنا کوئی معقول اور مضبوط تعلیمی ادارہ نہیں کھول سکے اور نہ ہی وہ ایسا ادارہ چلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ چونکہ اس بارہ میں مسلمانوں کا با اثر طبقہ خود کوئی موثر قدم نہیں اٹھاتا۔ اسلئے مسلمان عوام احمدیہ جماعت سے بڑا اپیلیں کرتے رہے ہیں کہ چونکہ سارے ملک میں احمدیہ مشن ہی ایک مضبوط و منظم مسلم ادارہ ہے۔ اس لئے مسلمانوں کی آئندہ نسلوں کو عیسائی اثر سے بچانے اور ان کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے احمدیہ جماعت کو کوئی مناسب قدم اٹھانا چاہیئے۔

اس وقت سیرالیون کے اندرونی حصہ میں ہمارے متعدد سکول خدا تعالیٰ کے فضل سے سال ہا سال سے نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ ان سکولوں میں گورنمنٹ کے مقرر کردہ کورس کے علاوہ قرآن کریم حدیث اور عام دینی واقفیت کے علاوہ عربی زبان بھی پڑھائی جاتی ہے۔ مگر بعض مالی مشکلات کے پیش نظر فری ٹاؤن میں ابھی تک کوئی احمدیہ سکول نہیں کھولا گیا تھا۔ اب فروری کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ہے کہ وہاں احمدیہ دار التبلیغ اور مسجد سے تھوڑے ہی فاصلے پر ایک قطعہ زمین مع مکان خرید لیا گیا ہے۔ جگہ بفضلہ تعالیٰ بہت موزوں ہے۔ اور ایکڑ اور دو سو پاؤنڈ میں تحریک جدید کے نام پر خریدی گئی ہے۔ حکومت کی طرف سے سکول کھولنے کی اجازت بھی مل چکی ہے۔ اس وقت اس زمین پر موجودہ مکان میں کچھ تبدیلیاں اور مرمت کی جا رہی ہے اور کچھ عرصہ تک ان شاء اللہ سکول کھول لیا جائے گا۔ چونکہ فری ٹاؤن میں سکولوں کی بے حد کمی ہے۔ یہاں تک کہ اس سال اب تک ۲۰۰۰ ہزار طالب العلم ایسے ہیں جنہیں کسی سکول میں جگہ نہیں مل سکی۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ فری ٹاؤن میں ہمارا سکول بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی سے چل سکیگا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز [illegible]

دعا کی اہمیت اور اس کی قبولیت کا راز

(از مکرم چوہدری ظفر اسلام صاحب انسپکٹر بیت المال - ربوہ)

رمضان کے مبارک مہینہ میں ہر مومن اپنے اخلاص اور اپنے ظرف اور ہمت کے مطابق خصوصیت سے خداتعالےٰ کے آستانہ پہ گرتا اور اس کے حضور اپنی معروضات پیش کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ بھی اس مہینہ میں اپنے بندوں کو اپنے عرش پر سے یہ ندا دے رہا ہوتا ہے کہ اے میرے بندو مانگ لو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو اس وقت تمہارے لئے قبولیت کے دروازے میری طرف سے بہت زیادہ وسعت اور فراخی کے ساتھ کھلے ہیں۔ میں تمہاری دعائیں سننے کے لئے تیار ہوں - اور میری رحمت تمہارے بالکل قریب ہے۔

انبیاء اور اصفیا قبولیت دعا کے راز دار اور دعا کے گر سے آشنا ہوتے ہیں وہ خود مجسمہ دعا ہوتے ہیں اور ان کی زندگیوں کا لمحہ لمحہ دعاؤں کی قبولیت اور نشانات اپنے اندر رکھتا ہے۔ ان کے کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دعا کی قبولیت کا راز اور سب سے بڑا موثر اور کامیاب ذریعہ اللہ تعالےٰ کے بندوں کے لئے رحم اور ہمدردی - رافت و شفقت اور محبت و خیر خواہی کے جذبات ہیں - جتنی زیادہ وسعت و فراخی کے ساتھ دعا کرنے والے کے دل میں اپنے بھائیوں اور بنی نوع کے لئے یہ جذبات موجزن ہوں گے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور رحم ان کے لئے جوش میں آتا ہے اور زیادہ جلدی و فراخی کے ساتھ اللہ تعالےٰ قبولیت کے دروازے اس کے لئے کھولتا ہے بلکہ اسے اپنے قرب سے مخصوص کرتا اور غیر معمولی فضلوں سے نوازتا ہے۔ جتنا جتنا اس کا دل اپنے بھائیوں کی محبت و ہمدردی اور لطف و مدارات میں بے قرار اور وسیع ہوتا چلا جائے گا اتنی ہی وسعت و تیزی کے ساتھ رحمت اور قبولیت دعا کی باد نسیم اس کے لئے چلنے لگے گی اور اس کی بے پایاں رحمت کا سمندر حرکت میں آئے گا۔ سید ولد آدم حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی عرش کو ہلا دینے والی پُر سوز و پُر درد دعائیں ہی تھیں جو حضور نے غار حرا کی سنسان تنہائیوں میں ایک لمبے عرصہ تک بنی نوع انسان کے لئے بے پایاں ہمدردی و شفقت اور خیر خواہی کے جذبات کے ساتھ کیں - جن کے نتیجہ میں آخر کار اللہ تعالےٰ کا آخری کلام مکمل صورت میں نازل ہوا -

عجیب بات ہے کہ اس تجلی کامل یعنی قرآن کریم کا ظہور بھی رمضان کے مبارک مہینہ میں ہی ہوا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مہینہ میں اللہ تعالےٰ کی رحمت بھی خاص جوش میں ہوتی ہے اس ماہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اندر بھی شفقت و ہمدردی کے جذبات زیادہ جوش میں ہوتے تھے۔ اس ماہ میں انسانیت اپنی زیادہ مظلومیت اور شدت درد میں کراہتی ہوئی ہمدرد کامل اور مغیث اعظم حضرت محمد عربی کے سامنے فریاد کناں ہونے لگی۔ تب آپ کی بے قراری اور کرب و اضطراب ساعت بہ ساعت بلکہ لمحہ بہ لمحہ اس شدت کے ساتھ بڑھنے لگی کہ اسی ماہ مبارک میں اللہ تعالےٰ کی کامل تجلی قرآن کریم کی پہلی سورۃ علق کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ قرآن کریم کی صورتیں کیا ہیں یہ درحقیقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے مکمل ہدایت نامہ کی صورت میں ان آہوں کی ترجمانی ہے جو نوع انسان کی المناک حالت پر آپ کے تڑپتے ہوئے دل سے اللہ تعالےٰ کے حضور دعاؤں کی شکل میں غار حرا میں رات کے سنسان سناٹے اور خاموش و پُر سکون لمحات میں سالہا سال تک اٹھتی رہیں۔ خداتعالےٰ اپنے عرش سے اپنے حبیب کامل کی تڑپا دینے والی دعاؤں اور آہوں کی وجہ سے ہی اپنے بندوں کی بھلائی کے لئے متوجہ ہوا۔ اور قرآن پاک جیسے بے مثل پُر معارف اور بابرکت کلام کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر تجلی فرما ہوا

خداتعالےٰ اصحابہؓ کے مقدس گروہ کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم میں فرماتا ہے رحماء بینھم۔ اخوانا علی سرر متقابلین اور کہیں فرماتا ہے ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین یعنی یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے لئے رحم دل اور ایسے محبت کرنے والے بھائی بھائی بن گئے ہیں کہ ان میں کوئی امتیاز و تفریق نہیں رہی اور یہی لوگ میرے بندوں کے محسن ہیں اور پھر محسن بھی ایسے کہ اپنے احسانوں کو تو بھول جاتے ہیں مگر دوسرے کے ادنیٰ سے ادنیٰ احسان کو یاد رکھتے ہیں۔ دوسرے کی تکلیف کو دیکھ کر ان کو اپنا کھانا بھول جاتا ہے۔ یہ اپنے خدا کی محبت میں باوجود خود بھی کھانے کی ضرورت محسوس ہونے کے اپنے غریب و مسافر بھائیوں، اپنے یتیم بھائیوں، مہمانوں کی ضرورت کو ترجیح دیتے ہیں۔

اور پھر باوجود اتنے بڑے ایثار و قربانی کے دل نے کسی رنگ میں بھی کسی قسم کی جزا اور

شکریہ تک کی خواہش نہیں رکھتے۔ گویا انسانوں کی خدمت اور ہمدردی بالکل بے لوث اور بے غرض ہو کر کرتے ہیں۔ میری بارگاہ عالی میں یہ اپنے انہیں جذبات و خواص کی وجہ سے مقبول ہیں۔

سیدنا حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ ہمارے تجربہ و مشاہدہ میں ہمارے ایمان و عرفان کے مطابق اس زمانہ میں خداتعالےٰ کے سب سے بڑے مستجاب و مقبول اور قبولیت دعا کے سب سے بڑے راز دان ہیں حضور قبولیت دعا کے گر بتاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ

"دعا کرنے کا تیسرا طریق یہ ہے کہ ہم انسانوں میں دیکھتے ہیں کہ ان کے جو پیارے ہوتے ہیں ان سے جو نیک سلوک کرتا ہے وہ بھی ان کی نظروں میں پیارا معلوم ہونے لگتا ہے۔ محبت کا یہ تقاضا ہے کہ جو چیز کسی کو محبوب ہوتی ہے جب اسے کوئی فائدہ پہنچائے یا اس کی نسبت کوئی اچھی بات کہے تو محب کے دل میں ان کی بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ کے بندوں پر اگر کوئی احسان مروت اور رحم کرے تو اللہ تعالےٰ بھی اس پر رحم کرتا ہے تو دعاؤں کی قبولیت کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہو اور اس کے لئے دعا کرنی ہو تو اس وقت کسی ایسے انسان کی تلاش کی جائے جو کسی قسم کے دکھ اور تکلیف میں مبتلا ہو۔ اور اس کے آزار کو دور کیا جائے یا دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ جب کوئی شخص خداتعالےٰ کے کسی بندے سے ایسا سلوک کرے گا تو اس کی وجہ سے خداتعالےٰ خود اس کے بھی دکھ اور تکلیف اور اس کی مشکل کو دور کر دے گا۔ یہ بہت اعلےٰ طریق ہے کہ دعا کرنے سے پہلے ایسا شخص تلاش کرنا چاہیئے جو کسی مصیبت اور تکلیف میں ہو خواہ وہ تکلیف جانی ہو یا مالی - عزت کی ہو یا آبرو کی - کسی قسم کی تکلیف ہو تم کوشش کرو کہ وہ دور ہو جائے - وہ دور ہو یا نہ ہو ان کے تم ذمہ دار نہیں - تم اپنی ہمت اور کوشش کے مطابق زور لگا دو اس کے بعد خداتعالےٰ کے حضور جاؤ اور جا کر اپنے مدعا کے لئے دعا کرو - اس طریق سے دعا بہت جلد قبول ہو گی - خداتعالےٰ کے کسی بندے کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے جس قدر توجہ کرو گے خداتعالےٰ تمہاری تکلیف کو دور کرنے کے لئے اس سے بہت زیادہ توجہ فرمائے گا - اور کیا تم سمجھتے ہو کہ خداتعالےٰ کی توجہ کبھی بے نتیجہ ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں"

(قبولیت دعا کے طریق صفحہ ۱۷)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا مذکورہ بالا ارشاد سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات و ہدایات کی روشنی میں ہے -

جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ۔ من فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیامۃ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کی عون و نصرت چاہتے ہو اور کرب و اضطراب سے بچنا اور اس سے مخلصی چاہتے ہو اور اللہ تعالےٰ کے رحم کی ضرورت محسوس کرتے ہو تو اس کا ایک یہ طریق ہے کہ تم اپنے بھائیوں اور اللہ تعالےٰ کی مخلوق کی اعانت اور ہمدردی میں لگ جاؤ اور ان کے لئے اپنے اندر رحم و ہمدردی اور الفت و اخوت کا جذبہ پیدا کرو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے حضور قبولیت کے حصول کا طریق سیدھے سادے مگر نہایت پُر درد اور اثر بھرے الفاظ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"تم غریب حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا تم قبول کئے جاؤ۔ اگر تمہارے کسی پہلو میں بھی تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے تو تم ایسی چیز نہیں کہ جو قبول کرنے کے لائق ہو۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا - تم میں سے بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں" (کشتی نوح صفحہ ۲۶-۲۵)

اس کے علاوہ اپنے ایک مکتوب میں ایک معزز دوست کو دعاؤں کی قبولیت کے لئے اخوان فی الارض کا ہی حوالہ دیتے ہوئے ماتحت ملازمین پر رحم و شفقت اور عفو و تحمل کی طرف توجہ دلاتے ہیں

پس ان مستجاب متبارک ایام سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کے لئے اور اپنی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت کے مقام پر پہنچانے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات و ہدایات کے مطابق ... بھائیوں بلکہ تمام بنو آدم کے لئے ہمدردانہ جذبات و تعلقات پیدا کرنے کی ضرورت ہے - دوسرے اپنے لئے اللہ تعالےٰ کی خاص رحمت کو جوش میں لانے کے لئے بڑی موثر اور اہم چیز اس وقت اسلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت کے لئے ان مالی و جذباتی اور جانی قربانیوں کا پیش کرنا ہے جن کی طرف ہمارا مقدس آقا دعوت دے رہا ہے اللہ تعالےٰ

تعمیر مساجد اور وکلاء صاحبان

۱۹۵۲ء کی مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہر وکیل اپنی گذشتہ سال کی آمد مقرر کرے اور پھر تعیین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

۱۹۵۶-۵۷ء کا بجٹ ۳۰ اپریل کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ ہر وکیل کی خدمت میں درخواست ہے (۱) کہ وہ اپنا محاسبہ خود کرے۔ اور اپنا پچھلے سال کا بقایا ادا فرمائے (۲) نیز سال آئندہ کے لئے مئی میں اپنے گذشتہ سال کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ ادا کرے۔ اور جون ۱۹۵۷ء میں اپنی مئی کی آمد کا پانچ فی صدی ادا کرے۔

نیز امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ہاں کے وکلاء کا محاسبہ فرمائیں اور نہ صرف گذشتہ سال کا بقایا ہی وصول کر کے ادائیگی فرمائیں بلکہ اس سال کے بھی واجب الادا چندے کی وصولی کا انتظام فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور عمل صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ

نماز تراویح میں ختم قرآن مجید

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد نے مکرم حافظ عزیز احمد صاحب جنجوعہ کے زیر اقتداء نماز تراویح میں قرآن کریم ختم کیا۔ باوجود موسم کی خرابی کے اکثر دوست باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتے رہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو قرآن کریم کی برکات سے مستفیض فرمائے اور اس پر عمل کرنے کی بہم توفیق عطا فرمائے آمین۔

مکرم حافظ عزیز احمد صاحب زیر انتظام نظارت اصلاح وارشاد یہاں تشریف لائے تھے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔

(ڈاکٹر چوہدری) غلام اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد

عقائد احمدیت اور ان کی دس خصوصیات

اس عنوان سے میرا ایک مضمون الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر میں شائع ہوا تھا۔ اب محترم ڈاکٹر سید احمد علی اسلم صاحب سیالکوٹی آف افریقہ کے خرچ پر وہ ٹریکٹ کی صورت میں ایک ہزار طبع ہو رہا ہے۔ جو دوست چاہیں صرف خرچ ڈاک بھیج کر تقسیم کرنے کے لئے طلب فرمائیں۔ یہ آٹھ صفحات کا عمدہ ٹریکٹ ہے۔ ہر بیس نسخوں کے لئے دو آنے کے ٹکٹ مینیجر مکتبہ الفرقان ربوہ کے نام سے ارسال فرمائیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری۔ ربوہ

موصی احباب متوجہ ہوں

اگر موصی صاحبان یہ اعلان خود پڑھیں یا جو احباب ان کو جانتے ہوں وہ پڑھیں۔ تو ان کے پتوں سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

۱۔ ظفر نور صاحب زوجہ راجہ محبوب علی خان صاحب قادیان ۔ وصیت نمبر ۳۴۶۷

۲۔ صوفی عبدالغفور صاحب بھیروی ولد صوفی غلام رسول صاحب بہاولپور ” ۳۲۸۴

۳۔ حافظ محمد یوسف صاحب ولد حافظ محمد اسماعیل صاحب لاہور ” ۵۵۳۴

۴۔ قریشی محمد اکرام صاحب ولد بابو محمد عمر صاحب بریلوی واہ کینٹ ” ۶۹۹۵

۵۔ مرزا ارشد بیگ صاحب ولد مرزا محمد امین بیگ صاحب آتش دانے۔ نگینی خانہ بہاولپور ” ۶۹۱۸

۶۔ امۃ العزیز صاحبہ اختر زوجہ عبدالرحیم صاحب مولوی فاضل قادیان ” ۵۶۲۸

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

امتحان کے لئے تیاری کریں

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دو لیکچروں (۱) ”خلافت حقہ اسلامیہ“ اور (۲) ”نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر“ کے امتحان کا اعلان ہو چکا ہے۔ یہ امتحان جولائی ۱۹۵۷ء کے دوسرے ہفتہ میں ہوگا۔ مفصل ہدایات الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ احباب انصار اللہ کو چاہیئے کہ امتحان کی تیاری کریں اور مجالس انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ باقاعدگی سے امتحان میں شامل ہونے والوں کی فہرستیں بھجوائیں اور اپنی کارروائی سے مرکزی دفتر انصار اللہ کو بھی اطلاع دیں۔ یہ دونوں رسالے الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے قیمتاً مل سکتے ہیں۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم میاں عبدالعزیز صاحب انسپکٹر مدارس تعلیم درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (چوہدری) محمد انور دارالصدر غربی۔ ربوہ

(۲) منشی سبحان علی کاتب الفضل سینہ پر پھوڑا ہونے کی وجہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ احمد حسین۔ ربوہ

(۳) خاکسار کی اہلیہ چند ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ قریشی مبارک احمد انور فاروقی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

(۴) مجھے عرصہ پانچ چھ سال سے معدہ کی ایک بیماری لاحق ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت عطا فرمائے۔ بابو بنیاں نابینا احمدی موضع بار موسٰی

(۵) خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے۔ بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ حکیم اصغر علی ٹھکارہ۔ ضلع منٹگمری

(۶) میرا لڑکا نذر محمد بعارضہ بخار بیمار ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ حکیم عبدالعزیز دواخانہ طب جدید کھوکھر ضلع چکچھہ۔

(۷) مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب بعارضہ قلب و جگر شدید بیمار ہیں۔ آپ کراچی کے سب سے پہلے احمدی خاندان کے معزز فرد ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (فتح محمد شرما از کراچی ۲۰)

(۸) میری ہمشیرہ راج بی بی بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی اور میری جملہ پریشانیوں ومشکلات کے ازالہ کے لئے بزرگان جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ ظہور احمد خان ناصر (سابق درویش) بھاگا بھٹیاں۔ گوجرانوالہ

(۹) میں بوجہ ڈپریشن بیمار ہوں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت عطا کرے آمین (ماسٹر کرم دین)

(۱۰) میرا چھوٹا لڑکا بعمر اڑھائی سال بیمار ہے۔ کراچی اور لاہور کے ماہر ڈاکٹروں نے بیماری کا نام MANGOLISM تشخیص کیا ہے۔ لاہور کے ماہر ڈاکٹروں نے اس مرض کو لاعلاج بتایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس بچہ کی معجزانہ صحت اور زندگی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

بچہ نہ چلتا پھرتا ہے نہ کچھ کھاتا پیتا ہے اور نہ ہی کچھ بولتا ہے۔ دودھ وغیرہ قسم کی چیز بذریعہ نلکی اس کے منہ میں داخل کی جاتی ہے اگر کسی صاحب کو اس مرض کا علاج معلوم ہو تو تحریر فرمائیں۔ ملک عبدالوحید سلیم ۹۔ ڈی۔ گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز ملتان روڈ لاہور

(۱۱) میرے بھائی شیخ مسعود الرحمن نارنگ منڈی میں بیمار ہیں بخار اور دیگر تکالیف سے شفایابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ نیز عزیزم ذکی میرے عزیز ان نے امسال امتحان دئے ہیں۔ احباب کرام ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ا) مرزا منیر احمد صاحب سلمہ نے میٹرک کا امتحان دیا ہے (ب) شیخ بشارت الرحمن سلمہ نے میٹرک کا امتحان دیا ہے (ج) شیخ لطیف احمد سلمہ دفتر سے ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے۔

(شیخ تنظیم الرحمن۔ ربوہ)

(۱۲) جو ہ جگل میو ہسپتال لاہور میں گلے کے غلاف کے لئے داخل ہوئے ہیں۔ اپریشن ہونا

(۱۳) لفٹننٹ ڈاکٹر عطا کریم عرصہ سے ملٹری ہسپتال لاہور چھاؤنی میں بعارضہ فالج اور بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ڈاکٹر صاحب کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین کرم الدین صوبیدار

(۱۴) میری دادی صاحبہ کراچی میں اور میری والدہ صاحبہ ربوہ میں علیل ہیں احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

درویش احمد شاہین دارالصدر غربی۔ ربوہ

کتب حضرت مسیح موعود بصورت سیٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب جو ۲۴ جلدوں بصورت سیٹ شائع ہونگی۔ ان کی پہلی جلد جو براہین احمدیہ کے چہار حصص پر مشتمل ہے زیر طبع ہے اور امید ہے کہ جون میں مکمل ہو جائے گی۔

۲۴ جلدوں کی قیمت -/-/۱۹۰ روپے ہے۔ لیکن جو دوست پیشگی پوری رقم ادا کر دیں۔ انہیں -/-/۱۷۰ روپے میں پورا سیٹ دیا جائے گا۔ اور ان کے اسمائے گرامی بطور شکریہ پہلی جلد میں شائع کئے جائیں گے ــــ اس کے لئے پہلے ۱۵ را پریل آخری تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ لیکن اب بعض دوستوں کی خواہش پر ۱۰ رجون آخری تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔

اور جو دوست یکمشت ادا نہ کر سکتے ہوں اگر وہ پچاس روپے یا پچیس روپے یکمشت دے دیں پھر دس دس روپے ماہوار ادا کرتے جائیں۔ تو انہیں بھی -/-/۱۷۰ روپے میں پورا سیٹ ۲۴ جلدوں کا دیا جائے گا۔ جو یہ نہ کر سکیں وہ صرف یہ وعدہ کریں کہ وہ پورا سیٹ خریدیں گے اور جب کوئی جلد نکلے گی وہ اسے خرید لیا کریں گے۔ اس کے لئے فارم کمپنی کے دفتر سے طلب فرمائیں

منیجر ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

نماز مترجم انگریزی میں

مع عربی متن و تعداد قیام و رکوع و سجود و تفصیل نماز عیدین۔ نکاح۔ استخارہ۔ جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایات کی کتاب صرف ۱۲ آنے میں پہنچا دی جائے گی۔

پاکستانی احباب خالد لطیف صاحب کراچی بکڈپو ۸۲ گولی مار کراچی سے حاصل فرما سکتے ہیں

سکرٹری انجمن ترقی اسلام سکندر آباد دکن

اعلان ولادت

خاکسار کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۱۴ را پریل ۵۷ء کو چار لڑکیوں کے بعد تیسرا لڑکا تولد ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بشیر الدین نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار قاضی رشید الدین واقف زندگی

ربوہ

سفر یورپ ۱۹۲۴ء

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ۱۹۲۴ء کے مبارک سفر کے پر معارف بصیرت آموز اور مفید حالات پر مشتمل جلد اول شائع ہو چکی ہے۔ احباب معہ خرچ ڈاک صرف سوا دو روپے میری ذاتی امانت میں ربوہ رقم بھجوا کر اور مجھے اطلاع دیکر حاصل کر سکتے ہیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے منیجر اصحاب احمد

ــ قادیان ــ

کوٹھی برائے رہن

میں اپنی ایک فوری ضرورت کے ماتحت اپنی کوٹھی "دار السلام" کراچی کا ایک حصہ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے صرف آٹھ ماہ کے لئے رہن رکھنا چاہتا ہوں۔ اس حصہ کا کرایہ پچاس روپے ماہوار ہے۔ چار ماہ کا کرایہ پیشگی ادا کیا جائے گا۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت فرما دیں۔

عبد الحکیم احمد نمبر ۱۴ دینا ناتھ منشن

مال روڈ۔ لاہور

جنوب مشرقی ایشیا کے ساتھ پاکستان کی تجارت

لاہور ۳۰ را پریل۔ معلوم ہوا ہے کہ برآمدی تجارت کے فروغ کی مہم کے تحت پاکستان نے گذشتہ سال جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کو نو کروڑ تیس لاکھ روپے سے زائد کا سامان برآمد کیا ہے۔ اس سے پہلے سال قبل ان ملکوں نے صرف چار کروڑ روپے کا مال خریدا تھا۔ ان میں تھائی لینڈ۔ ہانگ کانگ فلپائن برما اور سنگاپور شامل ہیں۔

نماز تراویح میں ختم القرآن (بقیہ صفحہ اول)

ایک خاص کیفیت طاری ہوگئی۔ چنانچہ آخری دو سجدوں میں غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت خشوع و خضوع اور درد و الحاح سے دعائیں کی گئیں۔

نماز کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے قرآن مجید کی عظمت اور دعا کی اہمیت پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی۔ اور احباب کو خصوصیت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز آپ نے زور دیا کہ احباب دعاؤں میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد اور مبلغین کرام کو جو دور دراز ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں خاص طور پر یاد رکھیں۔ آخر میں آپ نے مکرم حافظ شفیق احمد صاحب اور مکرم حافظ عبد السلام صاحب کے لئے بھی خاص طور پر دعا کی تحریک کی ان میں سے اول الذکر حافظ صاحب نے نماز تراویح میں بالالتزام قرآن مجید سنایا۔ اور مؤخر الذکر حافظ صاحب مکرم نے سامع کے فرائض سرانجام دیئے

بعدہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ایک نہایت پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اس وقت اس قدر خشوع و خضوع اور درد و الحاح سے رب العزت کے حضور دعا کی گئی کہ تمام مسجد ہچکیوں اور سسکیوں کی درد بھری آوازوں سے گونج اٹھی۔

دعا سے فارغ ہونے کے بعد تمام احباب نے فرداً فرداً حافظ صاحب سے مصافحہ کر کے انہیں ختم قرآن پر مبارکباد پیش کی اور ان کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے رمضان کے مبارک ایام میں پورے التزام سے احباب کو قرآن مجید سنایا۔

راجہ غضنفر علی نے مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان کر دیا

لاہور ۳۰ راپریل پاکستانی سفیر برائے اٹلی راجہ غضنفر علی خاں نے کل اپنے سفارتی عہدہ سے مستعفی ہونے اور ملک کی سیاسیات میں حصہ لینے کی غرض سے مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا ہے کہ مغربی پاکستان میں جمہوری نظام کو بحال کیا جائے۔

محترم ماسٹر خیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ای۔ایس کا انتقال

میرے والد محترم خیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ای۔ ایس کا ۲۳ راپریل ۱۹۵۷ء بروز منگل بوقت ساڑھے دس بجے صبح بعمر ۷۰ سال حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد صاحب مرحوم نہایت مخلص۔ نیک۔ عالم باعمل۔ تہجد گذار۔ مہمان نواز اور خدا ترس انسان تھے۔ دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدم رکھتے تھے۔ میں بزرگان سلسلہ سے خاص طور سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ والد مرحوم کے لئے خاص دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے قرب خاص میں جگہ عطا کرے اور درجات کو بلند فرمائے۔ آپ کی اولاد دو لڑکیاں اور ایک لڑکا (خاکسار) ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم تینوں کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی نیک توفیق عطا فرمائے اور ہم کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

آپ کا جنازہ قائد خدام الاحمدیہ محمد احمد صاحب قمر کی معیت میں ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں کے کثیر احباب نے مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی میں جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا ممنون ہوں کہ جماعت نے میری عدم موجودگی میں نہایت احسن طریقہ سے آپ کی آخری خدمات انجام دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

محتاج دعا

بشیر الدین طاہر پورن نگر سیالکوٹ

ہاؤس نمبر ۱/۱۳۸۲ ۶۴۷

درخواست دعا

عزیزم رفیق احمد نے امسال ایف۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب اس کی اعلیٰ نمبروں پر کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

حکیم محمد جمیل احمدی مراد لینڈ ۲ ی

اعلان تعطیل

عید الفطر کے روز دفتر الفضل میں تعطیل رہیگی اگر عید یکم مئی کو ہوئی تو ۲ مئی کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ اور اگر عید ۲ مئی کو ہوئی تو ۳ مئی کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں!

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴